سلسلہ اشاعت نمبر 4 (جولائی 2023)

محرم الحرام اور عقائد

مؤلف: علامہ محمد یعقوب ترابی صاحب

(بانی و پرنسپل مفتی محمد حسین انسٹیٹیوٹ)

ایم اے عربی۔ اسلامیات۔ بین الاقوامی تعلقات اور سیاسیات
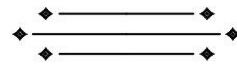
بفیضانِ نظر:

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ

(بانی جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر والے)
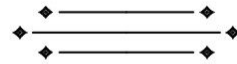
ناشر: اعلیٰ حضرت پبلشر کراچی

0310-2999178

محرم الحرام اور عقائد

محرم الحرام سن ہجری کا پہلا مہینہ ہے۔ حرمت والے مہینے چار ہیں۔محرم الحرام، رجب المرجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔ ان چار قابلِ قدر مہینوں میں سے ایک محرم الحرام بھی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ (البقرہ:217) ترجمہ: لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں کے بارے میں معلوم کرتے ہیں۔ مِنْھَآ اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ (التوبۃ:36) ترجمہ: ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حرمت والے مہینوں کا اجمالاً ذکر فرمایا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر اس کی صراحت فرمائی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ فرمایا: بے شک زمانہ پلٹ کر دوبارہ اسی حالت پر آگیا ہے جیسا کہ اس دن تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا۔ایک سال بارہ (12) مہینوں پر مشتمل ہوتا ہے جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، تین مسلسل (ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) اور (چوتھا) رجب۔ (صحیح بخاری ومسلم)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ان محترم مہینوں میں ظلم و ناانصافی کا گناہ دوسرے مہینوں میں ظلم سے بڑھ کر ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔فرشتوں میں سے کچھ فرشتوں کو پیغام رسانی کا کام دے کر محترم بنایا۔یوں ہی بعض انسانوں کو منصب رسالت جیسے عظیم مرتبے پر فائز کر کے محترم بنایا اور رسولوں میں ہمارے آقا ﷺ کو فضیلت والا بنایا۔ کلاموں میں قرآن مجید کو افضل بنایا۔زمین میں مسجد کو ممتاز بنایا۔مہینوں میں رمضان اور حرمت والے مہینوں (محرم، رجب،، ذوالقعد، ذوالحجہ) کو مکرم بنایا۔دنوں میں جمعۃ المبارک کو خصوصیت دی۔راتوں میں شب

برات اور شبِ قدر کو فضیلت دی ۔شہروں میں مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو ایک خاص مقام عطا کیا۔

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ نے بعض مقام اور وقت کو قابل قدر و احترام بنایا ہے ۔اور عقلمندوں کے نزدیک وہی امور بڑے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول ﷺ بڑا بتاتے ہیں ۔

امام جصّاص ،احکام القرآن میں فرماتے ہیں کہ جو شخص ان مبارک مہینوں میں عبادت کرتا ہے تو اللہ ان مہینوں کی برکت سے دیگر مہینوں میں بھی اسے عبادت کی توفیق عطا فرماتا ہے اور جو شخص ان مہینوں میں گناہوں سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دیگر مہینوں میں بھی گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے ۔

(احکام القرآن للجصاص)

محرم الحرام کی فضیلت

ماہِ محرم الحرام کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اس مہینے کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے اللہ کا مہینہ قرار دے کر شرف و فضیلت بخشی ہے ۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان المبارک کے مہینہ کے بعد سب سے افضل روزہ ،اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم الحرام کا روزہ ہے ۔ (ترمذی: 157/1)

محرم الحرام کے پہلے عشرہ کی فضیلت

حضرت ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”صحابہ کرام تین عشروں کی تعظیم کیا کرتے تھے ۔

1۔ رمضان المبارک کا آخری عشرہ (دس دن)

2۔ ذوالحجہ کا پہلا عشرہ (دس دن)

3۔ محرم الحرام کا پہلا عشرہ (دس دن) (لطائف المعارف ص36)

یکم محرم الحرام، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یومِ شہادت

یکم محرم الحرام، رسول اللہ ﷺ کے عظیم صحابی خلیفۂ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا دن ہے۔اس دن مسلمانانِ ملت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و فضیلت بیان کرتے ہیں اور انہیں ایصالِ ثواب کرنے کیلئے فاتحہ ولنگر کا اہتمام کرتے ہیں۔

یومِ عاشوراء، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومِ شہادت

یومِ عاشوراء (دس محرم الحرام) رسول اللہ ﷺ کے پیارے نواسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لختِ جگر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یزیدی لشکر نے میدانِ کربلا میں شہید کردیا تھا۔اس دن اُمّت کے مسلمان رسول اللہ ﷺ کے نورِ نظر، نواسہ رسول، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و فضیلت کے واقعات کو بیان کرتے ہیں اور انہیں ایصالِ ثواب کرنے کیلئے لنگر و فاتحہ کا اہتمام کرتے ہیں۔

یومِ عاشوراء کے تاریخی واقعات

دس محرم الحرام (یومِ عاشوراء) بڑی عظمتوں اور برکتوں والا دن ہے۔اس دن اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں پر انعام و اکرام کی بارشیں نازل فرمائی ہیں۔وہ واقعات درج ذیل ہیں۔

1۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

2۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

3۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل ہونا نصیب ہوا تھا۔

4۔ اسی دن حضرت یونس علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور مچھلی کے پیٹ سے آزادی ملی۔

5۔ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن آگ سے نجات ملی۔

6۔ اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن آسمانوں پر اٹھایا گیا۔

7۔ اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور آپ کو فرعون سے چھٹکارا نصیب ہوا اور اسی دن آپ کی قوم کیلئے چشمے جاری ہوئے۔

8۔ اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کو گہرے کنوئیں سے نکالا گیا۔

9۔ اسی دن حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس آئی۔

10۔ اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہت نصیب ہوئی۔

11۔ اسی دن پہلی بارش ہوئی۔

12۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے عرش، زمین، چاند، سورج، ستارے، آسمان اور پہاڑ بنائے۔

13۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے قلم اور کرسی بنائی۔

14۔ اسی دن اصحاب کہف نے کروٹیں بدلیں۔

15۔ اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کو شفاء عطا ہوئی۔ (مکاشفۃ القلوب ص 311)

عاشوراء کے روزے کی فضیلت و اہمیت

اسلام کے ابتدائی دور میں عاشوراء کا روزہ فرض تھا پھر رمضان المبارک کے روزے فرض ہو گئے اور اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی البتہ رسول اللہ ﷺ عاشوراء کا روزہ رکھتے رہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بھی اس کی تلقین کرتے رہے۔ احادیث میں اس روزے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے مہینہ کے بعد سب سے افضل روزہ اللہ تعالیٰ کے مہینہ، محرم کا روزہ ہے۔ (ترمذی جلد:1/157)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ یہودیوں نے کہا: یہ ایک اچھا دن ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل اور موسیٰ علیہ السلام کو اس کے دشمن (فرعون) سے نجات دی تھی اور موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو غلبہ اور کامیابی عطا فرمائی تھی تو ہم اس دن تعظیم کے طور پر روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری شریف)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عاشوراء کے دن اور اس مہینہ یعنی رمضان کے علاوہ کسی اور دن کو افضل سمجھ کر اسکا اس قدر اہتمام اور فکر کرتے ہوں۔ (بخاری ومسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش دورِ جاہلیت میں عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس وقت یہ روزہ رکھتے تھے۔ جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں بھی روزہ رکھا اور اس روزہ کا حکم بھی دیا۔ جب رمضان فرض ہوا تو عاشوراء (کے روزہ کا حکم) چھوڑ دیا گیا۔ جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے۔ (بخاری شریف)

عاشوراء کے روزے کا ثواب

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عاشوراء کے روزے کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔“ (ترمذی جلد 1 / 151)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے۔ (مسند احمد)

طبرانی کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینے کے روزے کے برابر ہے۔ (طبرانی:1580)

عاشوراء کا روزہ رکھنے کا طریقہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس میں یہود کی مخالفت کرو (اس طرح کہ) ایک دن پہلے روزہ رکھو یا ایک دن بعد۔ (مسند احمد)

فقہی مسئلہ: فقط عاشوراء (دس محرم) کا روزہ رکھنا مکروہ لہذا اسے محرم کی نو (9) تاریخ یا دس (10) تاریخ کا روزہ بھی رکھ لیا جائے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

اہل وعیال پر وسعت کے ساتھ خرچ کرنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من وسع علی عیالہ فی یوم عاشوراء وسع اللہ علیہ السنۃ کلھا"۔ ترجمہ: جو کوئی عاشوراء کے دن اپنے اہل عیال پر وسعت (دل کھول کر خرچ) کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر پورے سال وسعت اور فراخی فرمائے گا۔ (مقاصد للسخاوی، صفحہ:274)

بال بچوں کیلئے دسویں محرم کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے جائیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: من وسع علی عیالہ یوم عاشوراء لم یزل فی سعۃ سائر سنتہ ترجمہ: جو شخص عاشوراء کے دن اپنے گھر والوں پر کھانے پینے میں کشادگی کرے گا سال بھر تک برابر کشادگی میں رہے گا۔ (ماثبت بالسنہ، ص240)

سُرمہ لگانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص عاشوراء کے روز سُرمہ لگائے گا، اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔ (شعب الایمان)

صدقہ وخیرات کرنا اور ایصالِ ثواب کرنا

طبرانی کی ایک روایت ہے کہ عاشوراء کے روز ایک درہم صدقہ کرنا، سات لاکھ درہم صدقہ کرنے کے برابر ہے۔ (طبرانی)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ ان ایام میں صدقات وخیرات کی کثرت کریں، حضرت امام حسین شہید کربلا و دیگر شہدائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام پاک پر جس قدر ہو سکے تصدق (صدقہ) و ایصال ثواب کریں بلکہ ان روزوں وغیرہا تمام حسنات (نیکیوں) کا ثواب اسی جناب کی نذر کریں۔

گرمیوں میں ان کے نام پر شربت پلائیں، سردیوں میں چائے پلائیں اور نیک نیت، پاک مال سے شربت، چائے، کھانے کو جتنا چاہیں لذیز و بیش قیمت کریں سب خیر ہے۔ کھچڑا پلاؤ فرنی جو چاہیں۔ اور میسر ہو تو برادری میں بانٹیں، محتاجوں کو کھلائیں، اپنے گھر والوں کو کھلائیں، نیک نیت سے سب ثواب ہے۔ كما ثبت في الاحاديث الصحاح حتى قال ﷺ (ما اطعمت نفسك فهو لك صدقة) ترجمہ: جیسا کہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے، یہاں تک کہ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تو اپنے آپ کو کھلائے گا وہ بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ (مسند امام احمد)

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: ”جو کچھ تو اپنی عورت کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے اور جو کچھ تو اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے اور جو کچھ تو اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل) (فتاویٰ رضویہ، 24/ 493)

ایصالِ ثواب کیلئے کوئی بھی رزقِ حلال اور نیک عمل کا ثواب ایصال کیا جاسکتا ہے۔

ایصالِ ثواب کرنا اصل مقصد ہے جوکہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیرینی وغیرہ پر حضرات شہدائے کرام کی نیاز دینا بیشک باعثِ اجرو برکات ہے اور عشرہ محرم شریف اس کے لیے زیادہ مناسب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: 9/598)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے۔ کوئی شیر برنج (چاولوں کی کھیر) پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر، جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ، جائز ہے انکو جس طرح ایصالِ ثواب کرو، مندوب ہے۔ بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے ان کا یہ خیال غلط ہے جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہوسکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہوسکتی ہے۔ (بہارِ شریعت 3/644)

محافل کا انعقاد کرنا

حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مبارک ذکر کی محافل کا اہتمام کریں جن میں ان کے فضائل ومناقب احادیث وروایات صحیحہ، معتبرہ سے بیان کئے جائیں۔

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بے شک ، بے شبہ حضرات امامین سیدین شہیدین حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاک ذکر مبارک کی مجلس متبرکہ اہل سنت کا طریقہ رضیہ، رسم محمودہ مرضیہ ہے۔ محبوبانِ خدا و پیشوایانِ دین حبیب کبریا کا ذکر، مسلمانوں کے دین میں ذکر خدا ہی ہے کہ

مردان خدا خدا نہ باشند لیکن ز خدا جدا نہ باشند

ترجمہ: اللہ والے خدا نہیں ہوتے لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتے۔

ظاہر ہے کہ ان مسلمانوں کا ان محبوبان الٰہی سے علاقہ ان کی ذوات کے لئے نہیں، اسی لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بزرگان خاص، مجبوبان بااختصاص ہیں۔ان کا ذکر وہ اسی لئے کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ الٰہی کے خاص مقبول بندے ہیں۔ان کا ذکر باعث رحمت و برکت اور کارِثواب ہے۔ان کا ذکر خدا کی عبادت اور خدا چاہے توسببِ نجات از عذاب ہے۔امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: ”عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ“ ترجمہ: تذکرہ صالحین کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

اس ذکر سے مسلمانوں کا مقصد اپنے ان اماموں کی دینی عظمت دکھانا،حق پر استقامت اور باطل سے نفرت کی ضرورت بتانا،فسق و فجور کی عداوت اور اپنے ان دینی پیشواوں کی محبت کو جن سے ایمان کو قوت پہنچتی ہے اپنے دلوں کو تازہ کرنا اور دین و مذہب پر اپنی جان و مال وعزت و آبرو سب کو نثار و قربان کر دینے کا سبق،اپنے ان اماموں کے اسوہ حسنہ سے حاصل کرنا،اوروں کو ان کی ہدایت کرنا،رغبت دلانا وغیرہ وغیرہ ہے۔ (فتاوی مصطفویہ،ص441،برکاتی پبلشرز،کراچی)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر سال میں دو محافل ہوا کرتی تھیں:

(1) محفلِ میلاد (2) محفلِ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ۔اسی دوسری محفل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ محفل بروز عاشوراء یا اُس سے ایک دن قبل ہوتی ہے۔فرماتے ہیں کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد درود شریف پڑھتے ہے۔حضرت سیدنا امام حسن و حسین رضی اللہ عنہ کے حدیث شریف میں آنے والے فضائل بیان کئے جاتے ہیں پھر ختمِ قرآن کریم کیا جاتا ہے اور پانچ آیتیں پڑھ کر کھانے کی جو چیز موجود ہوتی ہے اُس پر فاتحہ دی جاتی ہے۔ (فتاویٰ عزیزیہ:1 / 104)

بدعقیدگی اور ان کا ازالہ

(1) تعزیہ داری شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

1۔(فارسی) تعزیہ داری درعشرۂ محرم وساختن ضرائح وصورت درست نیست (فتاویٰ عزیزیہ: 75/1)

ترجمہ: عشرۂ محرم میں تعزیہ داری اور قبر وصورت بنانا جائز نہیں ہے۔

2۔بلکہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ یہاں تک فرماتے ہیں: (فارسی) ایں چو بہا کہ ساختہ اوست قابل زیارت نیستند بلکہ قابل ازالہ اند ترجمہ: یہ تعزیہ جو کہ بنایا جاتا ہے زیارت کے قابل ہونا تو دُور کی بات ہے اسے تو نیست و نابود کر دینا چاہیے۔(فتاوی عزیزیہ: 75/1)

3۔شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ کیا تعزیہ داری میں کسی قسم کی مدد کی جاسکتی ہے؟

جواب دیتے ہیں: (فارسی) ایں ہم جائز نیست چرا کہ اعانت بر معصیت می شود و اعانت بر معصیت غیر جائز۔

ترجمہ: یہ بھی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ گناہ کے کاموں میں مدد کرنے کے مترادف ہے اور ظاہر سی بات ہے کہ گناہ کے کام میں مدد کرنا تو ناجائز ہے۔ (فتاوی عزیزیہ: ج نمبر 1/ 77)

تعزیہ داری اعلیٰ حضرت کی نظر میں

1۔ تعزیہ داری قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے۔تعزیہ (بنانا) ممنوع ہے،شرع میں کچھ اصل نہیں اور جو کچھ بدعات ان کیساتھ کی جاتی ہیں سخت ناجائز ہیں۔

2۔ تعزیہ کو حاجت روا یعنی ذریعہ حاجت روا سمجھنا جہالت پر جہالت ہے اور اسے منت جاننا اور (مزید) حماقت، اور نہ کرنے کو باعثِ نقصان خیال کرنا، زنانہ وہم ہے۔مسلمانوں کو ایسی حرکات و خیال سے باز آنا چاہیے۔(فتاوی رضویہ 189/10)

3۔ علم، تعزیے، مہندی، اُن کی منت، گشت، چڑھاوا، ڈھول، تاشے، مجیرے، مرثیے، ماتم، مصنوعی کربلا کو جانا، عورتوں کا تعزیہ دیکھنے کو نکلنا، یہ سب باتیں حرام وگناہ و ناجائز و منع ہیں۔ (فتاوی رضویہ 498/24)

4۔ روٹی، شیرنی، شربت پر فاتحہ، تعزیے پر رکھ کر ہونا یا تعزیے کے سامنے ہونا، جہالت ہے اور اس پر چڑھانے کے سبب (اسے) تبرک سمجھنا حماقت ہے۔ (فتاوی رضویہ 498/24)

5۔ تعزیہ داروں کے شربت میں بھی شرکت نہ کرے کہ تعزیے میں شرکت سمجھی جائے گی۔

(فتاوی رضویہ 498/24)

6۔ تعزیہ بنانا، ناجائز ہے اور جو چیز ناجائز ہے اسے تماشے کے طور پر دیکھنا بھی ناجائز ہے۔

(فتاویٰ رضویہ 186/6)

7۔ عشرہ محرم الحرام کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعتِ پاک تک نہایت بابرکت اور محل عبادت بنا ہوا تھا۔ ان بیہودہ رسومات (تعزیہ داری وغیرہ) نے جاہلانہ اور فاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا۔ پھر وبال ابتداع کا وہ جوش ہوا کہ خیرات کو بھی بطورِ خیرات نہ رکھا۔ ریاء (دکھاوا) اور تفاخر علانیہ ہوتا ہے پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاجوں کو دیں بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر پھینکیں گے۔ روٹیاں زمین پر گر رہی ہیں۔ رزقِ الٰہی کی بے ادبی ہوتی ہے۔ پیسے ریتے میں گر کر غائب ہوتے ہیں (یوں) مال کی اضاعت (ضیاع) ہو رہی ہے مگر لنگر کرنے والے کا نام تو ہوگیا کہ فلاں صاحب لنگر لٹا رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت تعزیہ بنانے کے عدمِ جواز پر مزید دلیل قائم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

8۔ اس (تعزیہ داری) میں اہلِ بدعت سے ایک مشابہت بھی ہے اور آئندہ (مستقبل میں) اپنی اولاد اور اہل اعتقاد کیلئے ابتلاء بدعات کا اندیشہ ہے۔ اور حدیث میں آیا ہے۔ اِتَّقُوْا مَوَاضع التهم۔ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تہمت کی جگہوں سے بچو۔ (کشف الخفاء، 37/1) (فتاویٰ رضویہ، 513/24)

تعزیہ داری صدر الشریعہ کی نظر میں

تعزیہ داری کہ واقعاتِ کربلا کے سلسلے میں طرح طرح کے ڈھانچے بناتے اور ان کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ پاک کی شبیہ کہتے ہیں ۔کہیں تخت بنائے جاتے ہیں ۔کہیں ضریح (قبر) بنتی ہے اور عَلم اور شَدے نکالے جاتے ہیں ۔ڈھول، تاشے اور قسم قسم کے باجے بجائے جاتے ہیں ۔تعزیوں کا بہت دھوم دھام سے گشت ہوتا ہے ۔آگے پیچھے ہونے میں جاہلیت کے سے جھگڑے ہوتے ہیں ۔کبھی درخت کی شاخیں کاٹی جاتی ہیں ۔کہیں چبوترے کھدوائے جاتے ہیں ۔تعزیوں سے منتیں مانی جاتی ہیں ۔سونے چاندی کے علم چڑھائے جاتے ہیں ۔ہار، پھول، ناریل چڑھائے جاتے ہیں ۔وہاں جوتے پہن کر جانے کو گناہ جانتے ہیں بلکہ اس شدت سے منع کرتے ہیں کہ گناہ پر بھی ایسی ممانعت نہیں کرتے ۔چھتری لگانے کو بہت برا جانتے ہیں ۔

تعزیوں کے اندر دو مصنوعی قبریں بناتے ہیں ۔ایک پر سبز (ہرا) غلاف اور دوسری پر سرخ (لال) غلاف ڈالتے ہیں ۔سبز غلاف والی کو حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر اور سرخ غلاف والی کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر یا شبیہ قبر بتاتے ہیں اور وہاں شربت، مالیدہ وغیرہ پر فاتحہ دلواتے ہیں یہ تصور کر کے کہ حضرت امام عالی مقام کے روضہ اور مواجہہ اقدس میں فاتحہ دلا رہے ہیں ۔پھر یہ تعزے دسویں تاریخ کو مصنوعی کربلا میں لے جا کر دفن کرتے ہیں گویا یہ جنازہ تھا جسے دفن کر آئے پھر تیجہ، دسواں، چالیسواں سب کچھ کیا جاتا ہے اور ہر ایک (عمل) خرافات پر مشتمل ہوتا ہے ۔

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہندی نکالتے ہیں گویا ان کی شادی ہو رہی ہے اور مہندی رچائی جائے گی اور اسی تعزیہ داری کے سلسلے میں کوئی پیک (قاصد) بنتا ہے جس کے کمر سے گھنگرو بندھے ہوتے ہیں گویا یہ حضرت امام عالی مقام کا قاصد اور ہرکارہ ہے جو یہاں سے خط لے کر ابن زیاد یا یزید کے

پاس جائے گا اور وہ ہرکاروں کی طرح بھا گا پھرتا ہے۔

کسی بچہ کو فقیر بنایا جاتا ہے اس کے گلے میں جھولی ڈالتے اور گھر گھر اس سے بھیک منگواتے ہیں۔کوئی سَقہ (پانی پلانے والا) بنایا جاتا ہے۔ چھوٹی سی مشک اس کے کندھے سے لٹکتی ہے گویا یہ دریائے فرات سے پانی بھر لائے گا۔کسی علم پر مشک لٹکتی ہے اور اس پر تیر لگا ہوتا ہے گویا کہ یہ حضرت عباس علمدار ہیں کہ فرات سے پانی لارہے ہیں اور یزیدیوں نے مشک کو تیر سے چھید کر دیا ہے اسی قسم کی بہت سی باتیں کی جاتی ہیں ،یہ سب لغو وخرافات ہیں ۔ان سے ہر گز سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش نہیں ،یہ تم خود غور کرو کہ انہوں نے احیائے دین وسنت کیلئے یہ زبردست قربانیاں کیں اور تم نے معاذ اللہ اس کو بدعات کا ذریعہ بنالیا۔

بعض جگہ اسی تعزیہ داری کے سلسلے میں براق بنایا جاتا ہے جو عجب قسم کا مجسمہ ہوتا ہے کہ کچھ حصہ انسانی شکل کا ہوتا ہے اور کچھ حصہ جانور کا سا،شاید یہ حضرت امام عالی مقام کی سواری کے لئے ایک جانور ہوگا کہیں دلدل بنتا ہے کہیں بڑی بڑی قبریں بنتی ہیں بعض جگہ آدمی ریچھ،بندر،لنگور بنتے ہیں اور کودتے ، پھرتے ہیں جن کو اسلام تو اسلام، انسانی تہذیب بھی جائز نہیں رکھتی۔ ایسی بری حرکت اسلام ہر گز جائز نہیں رکھتا۔افسوس کہ محبت اہل بیت کرام کا دعویٰ اور ایسی بیجا حرکتیں !یہ واقعہ تمہارے لئے نصیحت تھا اور تم نے اس کو کھیل تماشا بنالیا۔

اسی سلسلے میں نوحہ وماتم بھی ہوتا ہے اور سینہ کوبی ہوتی ہے اتنے زور زور سے سینہ کوٹتے ہیں کہ ورم ہوجاتا ہے۔سینہ سرخ ہوجاتا ہے بلکہ بعض زنجیروں اور چھریوں سے ماتم کرتے ہیں کہ سینے سے خون بہنے لگتا ہے۔تعزیوں کے پاس مرثیہ پڑھا جاتا ہے اور تعزیہ جب گشت کو نکلتا ہے،اس وقت بھی اس کے آگے مرثیہ پڑھا جاتا ہے۔مرثیہ میں غلط واقعات نظم کئے جاتے ہیں اہلبیت کرام کی بے حرمتی اور بے صبری اور جزع وفزع کا ذکر کیا جاتا ہے اور چونکہ اکثر مرثیہ رافضیوں ہی کے ہیں (یوں) بعض میں تبرا بھی

ہوتا ہے مگر اس رَو (بہاؤ) میں سنی بھی اسے بے تکلف پڑھ جاتے ہیں اور انھیں اس کا خیال نہیں ہوتا کہ کیا پڑھ رہے ہیں؟ یہ سب ناجائز اور گناہ کے کام ہیں۔ (بہارشریعت 646/3، مکتبۃ المدینہ)

2۔ بچوں کو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فقیر بنانا

کم علمی اور جہالت درحقیقت اہلِ علم اور صاحبانِ فضل افراد سے دوری کا نتیجہ ہے۔ محرم الحرام کی مروجہ خرافات میں ایک یہ ہے کہ منت مانی جاتی ہے کہ اگر ہمارا بچہ زندہ رہا تو دس برس تک امام حسین رضی اللہ عنہ کا فقیر بنائیں گے۔ اس بارے میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فرماتے ہیں:

(1)۔ ماہِ محرم الحرام میں بچوں کو سبز کپڑے پہنانا، ان کے گلوں میں ڈوریاں باندھ کر ان کو حضرتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کا فقیر بنانا، ممنوع و ناجائز ہے۔" (فتاوی رضویہ 508/24)

(2)۔ فقیر بن کر بلا ضرورت و مجبوری بھیک مانگنا حرام، کما نطقت بہ احادیث مستفیضۃ (جیسا بہت سی مشہور و معروف احادیث سے معلوم ہوتا ہے)۔ (فتاوی رضویہ 494/24)

ان بچوں کو بھیک دینے والوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

"ایسے (فقیروں) کو دینا بھی حرام ہے۔ لانہ اعانۃ علی المعصیۃ کما فی الدر المختار (کیونکہ یہ فعل گناہ کے کام میں اسکی مدد و تعاون کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ درمختار میں مذکور ہے)

اور دس برس تک فقیر بنانے کی منت ماننے سے متعلق اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:" اور وہ منت ماننی کہ دس برس تک ایسا کریں گے سب مہمل (بے مقصد) و ممنوع ہے۔

قال ﷺ لانذر فی معصیۃ ترجمہ: رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں کوئی نذر (منت) نہیں۔ (سنن ابی داود 111/2) (فتاوی رضویہ 494/24)

3۔ مرثیہ خوانی کرنا اور مجلسوں میں جانا

امام اہلسنت مرثیہ خوانی سے متعلق فرماتے ہیں ۔" مرثیے کہ رائج ہیں سب حرام و ناجائز ہیں ۔"
حدیث میں ہے ۔" نہی رسول اللہ ﷺ عن المراثی۔ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔ (مسند امام احمد 4/356)، (فتاوی رضویہ 24/496)

فتاوی رضویہ میں اعلیٰ حضرت سے سوال پوچھا گیا کہ ایسے مجلسوں میں شریک ہونا جس میں مرثیہ وغیرہ ہوتے ہیں ۔کیسا ہے؟ اور ان کی نیاز کا کیا حکم ہے؟

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: "ایسی مجلس میں جانا (اور) مرثیہ سننا، حرام ہے ۔ان کی نیاز، نیاز نہیں ہوتی اور وہ غالبا نجاست سے خالی نہیں ہوتی، کم از کم ان کے ناپاک قلتین کا پانی ضرور ہوتا ہے ۔اور وہ حاضری سخت ملعون ہے اور اس میں شرکت موجبِ لعنت ۔(فتاوی رضویہ 23/756)

اہلِ تشیع کی مجلس میں شرکت کے حوالے سے ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: "حرام ہے ۔ حدیث میں ہے ۔"من کثرسواد قوم فھو منھم" ترجمہ: جس نے کسی قوم کا تشخص بڑھایا تو اس کا شمار اسی قوم سے ہوگا۔ (المقاصد الحسنۃ حدیث نمبر 1170)

پھر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: " وہ بدزبان، ناپاک لوگ اکثر بُرا بک جاتے ہیں اس طرح کہ جاہل سننے والوں کو خبر بھی نہیں ہوتی اور متواتر سنا گیا ہے کہ سُنّیوں کو جو شربت دیتے ہیں (تو) اس میں نجاست ملاتے ہیں اور کچھ نہ ہو تو اپنے یہاں کے ناپاک قلتین کا پانی ملاتے ہیں اور کچھ نہ ہو تو وہ روایات موضوعہ (من گھڑت باتیں) وکلمات شنیعہ و ماتم، حرام سے خالی نہیں ہوتی اور یہ (جاہل لوگ) دیکھیں گے (اور) سنیں گے اور منع نہیں کرسکیں گے (لہذا) ایسی جگہ جانا حرام ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّكۡرٰى مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ترجمہ: تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔ (القرآن 6/68) (فتاوی رضویہ 24/526)

4۔ محرم الحرام میں کالے کپڑے پہننا

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: "محرم میں سبز اور سیاہ کپڑے علامتِ سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے خصوصاً سیاہ کا شعار رافضیاں لیام ہے۔(فتاوی رضویہ 23/756)

مزید فرماتے ہیں: عشرہ محرم کے سبز رنگے ہوئے کپڑے بھی ناجائز ہیں۔یہ بھی سوگ کی غرض سے ہیں (البتہ) سوگ میں اصل سیاہ لباس ہے (اور) وہ تو رافضیوں نے لے لیا اور انہیں زیبا بھی تھا کہ ایک تو ان کے دلوں کی بھی یہی رنگت ہے۔(فتاوی رضویہ 24/495)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں: "ایام محرم میں یعنی پہلی محرم سے بارہویں تک تین قسم کے رنگ نہ پہنے جائیں۔

(1) سیاہ (کالا) کہ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے۔

(2) سبز (ہرا) کہ یہ مبتدعین یعنی تعزیہ داروں کا طریقہ ہے۔

(3) سرخ (لال) کہ یہ خارجیوں کا طریقہ ہے کہ وہ معاذ اللہ اظہارِ مسرت کیلئے سرخ پہنتے ہیں۔

(بہارِ شریعت 3/416 مکتبۃ المدینہ)

5۔ علم اور تعزیہ

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: عَلم، تعزیے، مہندی، اُن کی منت، گشت، چڑھاوا، ڈھول، تاشے، مجیرے، مرثیے، ماتم مصنوعی کربلا کو جانا، عورتوں کا تعزیہ دیکھنے کو نکلنا، یہ سب باتیں حرام وگناہ وناجائز ومنع ہیں۔(فتاوی رضویہ 24/498)

6۔ روٹی نہ پکانا اور جھاڑو نہ دینا

اعلیٰ حضرت سے سوال کیا گیا کہ بعض جاہل لوگ محرم الحرام کے پہلے عشرے میں دن بھر روٹی نہیں پکاتے اور نہ ہی جھاڑو دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بعدِ دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی اور ان دس دنوں میں کپڑے بھی تبدیل نہیں کرتے۔

اس پر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں "یہ باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے"۔ (فتاوی رضویہ 24/488)

7۔ حضرت قاسم کی مہندی

اعلیٰ حضرت سے سوال ہوا کہ بعض جہلاء میں یہ مشہور ہے کہ حضرت قاسم بن حسن رضی اللہ عنہ کا نکاح کبریٰ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے میدانِ کربلا میں ہوا تھا جس کی بناء پر مہندی نکالی جاتی ہے۔ اس پر جواب دیتے ہوئے ہمارے امام اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

(1) نہ یہ شادی ثابت، نہ یہ مہندی، سوا اختراع اختراعی (خود سے گھڑلینا) کے کوئی چیز نہیں۔

(فتاوی رضویہ 24/501)

(2) تعزیہ بنانا، مہندی نکالنا سب بدعت و ناجائز ہے۔ (فتاوی رضویہ 24/500)

(3) مزید فرماتے ہیں: اس (نکاح اور مہندی) کا کوئی ثبوت نہیں۔ (فتاوی رضویہ 24/509)

8۔ ماہِ محرم میں شادی نہ کرنا

بعض افراد یہ سمجھتے ہیں کہ ماہِ محرم میں شادی کرنا بے ادبی ہے اور گستاخی اہلِ بیت ہے اور یہ عقیدت رکھتے

ہوئے ماہِ محرم میں وہ شادی ہی نہیں کرتے۔ اس پر ہمارے امام، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔" یہ بات (ماہِ محرم میں شادی نہ کرنا) سوگ ہے اور سوگ حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ 24/ 488)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔" ماہِ محرم الحرام میں نکاح اور شادی کرنا جائز ہے"۔ (فتاوی رضویہ 23/ 193)

اس سے متعلق مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمٰن فرماتے ہیں۔" محرم، صفر یا کسی بھی مہینے میں نکاح کرنا منع نہیں ہے"۔ (تفہیم المسائل)

9۔ شہداء کربلا کے علاوہ کیلئے فاتحہ دینا

محرم الحرام کے مہینے میں شہداء کربلا کے علاوہ کسی بھی مسلمان کے ایصالِ ثواب کیلئے فاتحہ کا اہتمام کرنا جائز ہے۔ اس بارے میں اعلیٰ حضرت سے سوال ہوا کہ کچھ لوگ ان ایام میں سوائے امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے، کسی کی فاتحہ نہیں دلاتے۔ آیا جائز ہے یا نہیں؟

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: " یہ بات (کسی اور کیلئے فاتحہ نہ دلانا) جہالت ہے ہر مہینہ، ہر تاریخ میں ہر ولی کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ ہوسکتی ہے۔" (فتاوی رضویہ 24/ 488)

صدر الشریعہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہداء کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے ان کا یہ خیال غلط ہے جس طرح دوسرے دونوں میں سب کی فاتحہ ہوسکتی ہے ان دنوں میں بھی ہوسکتی ہے۔" (بہارِ شریعت 6/ 644 مکتبہ المدینہ)

Mufti Muhammad Hussain Institute

Spread Islam all Over the World

مفتی محمد حسین انسٹیٹیوٹ

زیرِ نگرانی: علامہ محمد یعقوب ترابی (بانی و پرنسپل مفتی محمد حسین انسٹیٹیوٹ)

تعلیمی خصوصیات

- بالخصوص ناموسِ رسالت اور ختمِ نبوت کا حقیقی مفہوم سمجھانا۔
- شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور اعلیٰ حضرت کی ترجمانی ہمارا نصب العین
- عقائدِ اہلسنّت کی پختگی اور ردِ عقائد باطلہ کا ملکہ اُجاگر کرنا
- اولیاء کرام کی محبت اور علماء حق کا احترام دلوں میں ڈالنا
- اسلامی اقدار کے مطابق تعلیم و تربیت
- پُر اعتماد انداز میں مافی الضمیر بیان کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا
- وقتاً فوقتاً علماء اہلسنّت کا خصوصی تربیتی پروگرام منعقد کرنا

ادارہ کی خصوصیات

- ماہر اور تجربہ کار عالم دین اساتذہ کرام کی زیرِ نگرانی
- پک اینڈ ڈراپ کی سہولت (فری) طالبات کیلئے
- طالب علم کے جامعہ پہنچے کی اطلاع بذریعہ SMS
- طالبات کیلئے سلائی، کڑھائی اور دیگر امور خانہ داری
- ماہانہ کارکردگی رپورٹ سے والدین کو آگاہ کرنا
- وسیع و عریض لائبریری و کمپیوٹر لیب
- ذہین اور کامیاب طلباء و طالبات کو اسکالرسپ

الحمداللہ! مفتی محمد حسین انسٹیٹیوٹ کی تمام خدمات قطعی فی سبیل اللہ ہیں۔
اور اس وقت 200 سے زائد طلباء و طالبات درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
ہمارا مقصد فقط اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حبیب خاتم النبین ﷺ کی خوشنودی
اور آپ کے بچوں کی دنیا خوبصورت اور آخرت بہترین بنانا ہے۔

Muhammad Yaqoob Turabi
Founder & Principal: Mufti Muhammad Hussain Institute
0310-2999178